39829- گھر کی خریداری کے لیے سودی بنک سے قرض حاصل کرنا

سوال

میں گھر کی خریداری کے لیے بنک سے قرض حاصل کرنا چاہتا ہوں، یہ مندرجہ ذیل طریقہ سے حاصل ہو گا :

1– میں ترقیاتی بنک میں (رہائش کے لیے قرضے مہیا کرنے والا بنک) شراکت کرونگا اور چار سال تک ماہانہ 182 دینار ادا کرونگا یعنی مجموعی طور پر 8736 دینار، اور یہ رقم 10000 دینار ہو جائیگی (یعنی جمع کروائی گئی رقم + فوائد = دس ہزار دینار)

2– مجھے بنک سے بیس ہزار دینار تک کا قرض لینے کا حق حاصل ہے، اور اس کی ادائیگی 6.75% زائد کے ساتھ تیرہ برس کی مدت میں ہوگی.

3– اس پر مستزاد یہ کہ بیس ہزار دینار کا تکمیلی قرض بھی ہے جو 8.25% فیصد زائد کے ساتھ ہو گا.

گھر کی تعمیر ہونے کے بعد قرض کی ادائیگی تک میں بنک سے وہ گھر کرایہ پر لوں گا، اور ادائیگی کے بعد میری ملکیت بن جائے گا، اور ادائیگی کی مدت تیرہ سے پندرہ برس تک ہے، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

سودی لین دین
کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور اللہ تعالی نے اس لین دین پر بہت سخت اور شدید
قسم کی وعید بیان کر رکھی ہے.

اسی بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا
ارشاد ہے :

{اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو
اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے اور پکے مومن ہو، اور اگر تم
ایسا نہیں کرو گے تو تم اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ
لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تو تم ظلم
کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے }. البقرۃ (278–279).

اور ارشاد باری تعالی ہے :

{وہ لوگ جو سود خور ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح ایک شیطان کے چھونے سے خبطی بنایا ہوا شخص کھڑا ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہی ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس اللہ تعالی کی آئی ہوئی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کی طرف ہے، اور جو کوئی پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے} البقرۃ(275).

اور حدیث سے ثابت ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے" صحیح بخاری حدیث نمبر(5962).

سود خور وہ ہے جو سود لے اور سود دینے والے کو سود کھلانے والا کہتے ہیں، اس معاملہ میں جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے، آدمی اور بنک دونوں سود کھانے اور کھلانے والے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"آدمی ایک درہم سود کا کھائے اور اسے علم ہو (کہ یہ سود کا ہے) تو یہ اللہ تعالی کے ہاں 36 چھتیس زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے"

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر(3375) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"سود کے بہتر 72 باب اور قسمیں ہیں ان میں سے سب سے کم تر آدمی کا اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے"

اسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے طبرانی الاوسط میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر(

3537) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر علماء کرام کا اس پر اجماع
اور اتفاق ہے کہ جو قرض بھی نفع لائے وہ حرام ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

(ہر وہ قرض جس میں زیادہ لینے کی
شرط رکھی جائے وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے، ابن منذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

سب کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے
والا جب قرض حاصل کرنے والے کے سامنے زیادہ یا ہدیہ کی شرط رکھے اور اس شرط پر اسے
قرض دیا تو یہ زیادہ لینا سود ہے)

اور ابی بن کعب، ابن عباس، اور ابن
مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ نفع لانے والے قرض سے منع کیا
کرتے تھے.

دیکھیں : المغنی ابن قدامۃ المقدسی (
436/6).

دوم :

اور آپ کا ادائیگی تک کرایہ دار رہنا
اور ادائیگی کے بعد مالک بننا یہ بھی حرام ہے، ایسا کرایہ جو ملکیت پر ختم ہو کی
حرمت کا بیان سوال نمبر (14304) کے
جواب میں گزر چکا ہے، لہذا اس کا مطالعہ ضرور کریں.

مختصر یہ کہ یہ معاملہ اور لین دین
حرام ہے، اور یہ اوپر نیچے کئی ایک اندھیرے ہیں، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے سود
کے معاملہ میں شدید قسم کی وعید اور سزا ثابت ہو جانے کے بعد سودی لین دین کرنے میں
سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس کی قطعی حرمت ثابت ہے، بلکہ
مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ حلال تلاش کرے، کیونکہ ہر وہ جسم جو حرام پر پلا
اور اس سے پرورش پائی ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے، اور پھر جس نے بھی

اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترک کی اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل اور اس سے بہتر عطا فرماتا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال
کیا گیا:

رہائش کے لیے سادہ سا مکان بنانے
کے لیے بنک سے سودی قرض حاصل کرنے میں اسلامی حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

بنک وغیرہ سے سود پر قرض حاصل کرنا
حرام ہے، چاہے وہ قرض گھر وغیرہ کی تعمیر کے لیے ہو یا پھر کھانے پینے اور اخراجات اور لباس یا علاج معالجہ کے لیے ہو، یا پھر تجارت اور کمائی کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیا جائے سب برابر ہے.

اس کی دلیل سود سے منع کرنے والی
آیات کا عموم ہے، اور جن احادیث میں اس کی حرمت بیان ہوئی ہے اس کا عموم بھی اسی پر دلالت کرتا ہے.

اور اسی طرح بنک وغیرہ میں سود پر
مال رکھنا بھی جائز نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے
اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیہ والافتاء (385/13).

واللہ اعلم.